سوال

(744) یزید بن معاویہؓ کو آپ ﷺ نے جنتی کیوں کہا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنتی کیوں کہا؟ (ناصر محمود لوہیانوالہ۔ گوجرانوالہ) (۲۳ مئی ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کسی صحیح حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ نصاً رسولِ اکرم ﷺ نے یزید بن معاویہ کو جنتی قرار دیا ہو۔ البتہ بعض شارحین نے فرمانِ رسول اللہ ﷺ:

’اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ الْقَیْصَرِ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ‘ (صحیح البخاری، باب ما قیل فی قتال الروم، رقم: ۲۹۲۴)

یعنی میری امت کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر یعنی قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگا انھیں معاف کیا ہوا ہے۔''

سے یہ سمجھا ہے کہ یہ وہی غزوہ ہے جو ۵۲ ہجری میں یزید کی قیادت میں ہوا تھا۔ (فتح الباری:۶/ ۱۰۲۔ ۱۰۳)

جب کہ مدینہ قیصر پر اس سے پہلے بھی ایک غزوہ ہو چکا تھا۔ اور وہ غزوہ ہے جو حضرت عبد الرحمن بن خالد بن الولید کی قیادت میں ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد، باب فی قولہ تعالیٰ ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَةِ﴾ لیکن اس میں یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی روایت میں عبد الرحمن کی بجائے فضالہ بن عبید کا ذکر ہے۔ ان کا انتقال سن ۵۸ میں ہوا۔ اس صورت میں امکان موجود ہے کہ غزوہ ہذا سن ۵۲ ہجری کے بعد ہوا ہو، لیکن حضرت عبد الرحمن کا انتقال سن ۵۲ ہجری سے قریباً پانچ سال قبل ہوا ہے۔ اس صورت میں یہ غزوہ حتمی طور پر سن ۵۲ ہجری سے پہلے ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ